عقد ثریا

یعنی

سلسلہ سوانح مشاہیر اسلام

ٹریکٹ نمبر ۱ رحمۃ اللہ علیہ

یمان بن طاوس

(مرتبہ ممبران امینیہ لاج)

حسب فرمائش ارکان کتبخانہ رفاہ المومنین فیض آباد

فیض آباد پریس میں طبع ہوا

عرض تمنا

گاہے گاہے باز خوان این قصہ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

برادران ملت۔

آج ہم کتب خانہ ناصر المومنین فیض آباد کے زیر سرپرستی مشاہیر اسلام کے اس سلسلہ کا آغاز کر رہے ہین جسکا ہر فرد سپہر ملت کا ایک روشن ستارہ ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ حال کا خمیر ماضی سے تیار ہوتا ہے اور مستقبل حال و ماضی کی گود مین پلتا ہے تو غالباً بزرگون کے تذکرے موجودہ اور آیندہ نسلون کے لیے ذخیرہ عبرت ہونگے اور خود فراموش ہستیون کی مردہ رگون مین زندگی کا خون دوڑا دینگے۔

اگر ابناے ملت نے قدر کی تو انشاءاللہ تعالیٰ ناصران دین حق کے سوانح حیات کا نورانی سلسلہ برابر جاری رہیگا جس سے حقیقی علماء ملت کی سبق آموز تصویر حیات قارئین کے پیش نگاہ ہوگی ترتیب و انتخاب مین تقدیم و تاخیر کا کوئی التزام نہین کیا گیا ہے۔ اس مقدس سلسلہ کی پہلی کتاب حیات سید ابن طاوس علیہ الرحمہ کی صورت مین پیشکش ہے

مرتب

وفات عرفانی کمالات اور حیرت انگیز کرامات کا چار دانگ عالم شہرہ تھا
کون کہتا ہے کہ سید نے دنیا سے رحلت کی۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ہاں یہہ ضرور ہوا کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے لیکن نورانیت کی گرمی دل ابھی تک محسوس کر رہا ہے۔ افسوس فضل و کمال کا یہہ روشن آفتاب ماہ ذی قعدہ ۶۶۴ھ مین پچاسی سال کی علمی و اخلاقی ضوفشانی کے بعد دو شنبہ کے دن حلہ کے افق کے نیچے غروب ہو گیا۔ لیکن قلوب مین سوز و گداز پیدا کرنے والی تصنیفات کی نورانی شعاعین چھوڑ گیا۔

تصنیفات ہر فن مین سید موصوف کی کوئی نہ کوئی گرانقدر تصنیف موجود ہے آپ معقول و منقول اصول و فروع۔ منطق و فلسفہ و ریاضی الغرض تمام رسمی علوم مین پوری دستگاہ رکھتے تھے

عبادات مین مفتاح الزائر و جناح المسافر ۲ جلد۔ صلاح المتعبد و تتمات مصباح المتہجد ۳ جلد۔ جمال الاسبوع۔ مہج الدعوات۔ اقبال وغیرہ۔
مناقب مین فرحۃ الناظر و بہجۃ الخاطر ۲ جلد۔ یقین باختصاص المومنین وغیرہ
کلام طرائف فی معرفۃ المذاہب الطوائف۔ فتح المجوب الجواب الباہر وغیرہ
استخارہ فتح الابواب بین ذوی الالباب۔ **فقہ** سالک المحتاج الی مناسک الحاج۔ غیاث الوری لسکان الثری وغیرہ۔ بقیہ

بقیہ سیر۔ توفیق و مضمار السبق فی میدان الصدق وغیرہ۔ تاریخ۔ اصطفائی تاریخ الملوک والخلفاء۔ علم اخلاق۔ سعد السعود وغیرہ۔ مختلف علوم۔ ربیع الالباب ۲ جلد
نجوم۔ اسرار فی ساعات اللیل والنہار و حلال و حرام۔ مقاتل۔ لہوف علی قتلی الطفوف (نوٹ) معرکۂ کربلا کے مستند حالات کی مختصر جامع تاریخ

جد جس بچہ کو ملے اوسکے کمال علمی کا کیا کہنا یہ بچہ مدتوں علم کی گود مین پلتا رہا اور پستان شریعت سے پرورش پاتا رہا۔ فاضل التحصیل ہونے کے بعد علامہ موصوف کی دنیوی زندگی کا آغاز ہوا۔ لیکن اس کشمکش حیات مین تمدن کی دلچسپیون نے ایک لمحہ کیلئے بھی دین کا تصور دماغ سے ہٹنے نہین دیا۔ دنیوی عروج کے ساتھ زہد و ورع کی دشوار منزلین آسانی سے طے ہوتی رہین دنیا مین رہکر دنیا سے الگ رہنا اتقا کا آخری زینہ ہے کاش زمانہ حاضرہ کے علمائے ملت سید موصوف کی پاک زندگی سے سبق حاصل کرین تو ہماری تمدنی گتھیان بھی نہایت آسانی کے ساتھ سلجھ سکتی ہین۔ سچ ہے عالم کہلانا بہت آسان ہے۔ لیکن عالم بننا بہت مشکل ہے۔ زمانہ حاضرہ مین اجازہ کی ارزانی اور اس دور مین اس کی گرانی ملاحظہ طلب ہے۔ علامہ حلی کا ایسا جید عالم ایک مدت دراز تک محل امتحان مین رہا۔ تب سید موصوف کی نظر انتخاب مین اجازہ کا مستحق قرار پایا لیکن اس کی طرف علامہ کو بھی مدت العمر اس امر پر ناز رہا کہ سید ابن طاوس ایسے جلیل القدر عالم نے آپ کو اجازہ عطا فرمایا۔

عہدہ سید ابن طاوس علیہ الرحمہ چار بھائی تھے۔ سید جمال الدین

آبائی سلسلہ کے شرف و بزرگی کا ذکر اوپر ہو چکا لیکن ماں
کی طرف سے بھی ابن طاؤس علیہ الرحمہ کا پایہ نہایت بلند ہے۔
انکی ماں کا سلسلہ نسب محمد بن حسن الطوسی جیسے متبحر
عالم دین تک پہونچتا ہے یہ محمد ان تین مشہور محدثین
سے ہیں جنکو امت حقہ کا ستون یا عماد دین کہتے ہیں
(شیعوں کے کتب اربعہ میں دو کتابیں یعنی تہذیب الاحکام
و استبصار انھیں محمد کی تصنیفات میں سے ہیں) اس
پورانے سلسلہ کے ملاحظہ سے ناظرین کو جوہر نفس کی
پاکیزگی کا کافی اندازہ ہو جائیگا اسی نجابت و شرافت کی
بنا پر انکا لقب جامع الریاستین ہوا۔

پیدائش و تعلیم

صدف علم کا یہ درِ خوش آب ۱۵ محرم الحرام ۵۸۹ھ
بروز پنجشنبہ بمقام حلہ پیدا ہوا۔ حلہ بصرہ کا وہ غربی
مقام ہے جہاں شام و نجد کی منحوس سرحدیں ملتی ہیں
یہ وہ زمانہ تھا کہ ادھر سے خلافت کی تیغ حیات تنگ ہو رہی
تھی اور سادات کو سانس لینے کا موقع ہاتھ آگیا تھا
اسلئے سید کو تحصیل علم میں متقدمین کیطرح زحمتوں کا سامنا
کرنا نہیں پڑا۔ چونکہ فضل باری سے گھر خود مہبط علم و فضل تھا
اسلئے سید موصوف دوسروں کے مرہون منت
نہیں ہوئے جمال الدین کا ایسا فاضل بھائی اور جد امجد
کا ایسا متبحر باپ اور شیخ ورام صاحب مجموعہ کا ایسا نانا

ان قدح بشکست وآن ساقی نماند

ہلاکو خان کا پرچم اقبال بغداد کی خونی شہر پناہ پر لہرایا۔ جناب سید موصوف کا یہ ادنے فیض تھا کہ ہلاکو خان کے ایسے جابر و ظالم بادشاہ کی سیرت مین انقلاب پیدا ہوگیا اور وہ اسلام کے غاشیہ بردارون مین داخل ہوگیا۔ خدا کرے زمانہ حاضرہ کے علما بھی اس سیرت گری کے راز کو سمجھین اور سرکشون کے مصلح بن جائین۔

معاشرت و اخلاق

موصوف کی پاکیزہ سیرت معصومین علیہم السلام کے نورانی آئینہ جمال کا عکس تھی غیر معصوم جسقدر سیرت معصوم سے جذب کمال کر سکتا ہے وہ موصوف نے کیا تھا۔ انتہا درجہ کے حلیم۔ سخی و باذل عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر غریبون کے ساتھ اٹھنا اور بیٹھنا دردمند دکھی آواز پر بیتاب ہو کر لبیک کہنا حکومت مین دسترس رکھنے کے باوجود خوشامد و بیجا تعلق سے پاک رہنا یہ وہ باتین ہین جو سید موصوف کی زندگی کا طغرائے امتیاز ہین۔ حقگوئی اور حق پسندی انکا شعار تھا انکا دنیوی عروج ابنائے ملت کیلئے خنجر زیر آستین نہ تھا بلکہ فیوض و برکات کا ایک ابلتا ہوا سرچشمہ تھا۔ زہد کا یہ عالم تھا کہ علمائے دین آپکو اولیا اللہ مین شمار کرتے تھے۔ صوفی فنافی اللہ کی منزل کا سالک سمجھتے تھے۔ اور اہل حق آپ کو حضرت حجت کا حقیقی نائب تصور کرتے تھے۔ آپکے

THE UNIVERSITY LIBRARY
RECEIVED ON
APR 1928
ALLAHABAD

حیات سید ابن طاوس علیہ الرحمہ

نام ولقب آپکا اسم مبارک علی ہے۔ کنیت ابوالقاسم۔ لقب سید رضی الدین ہے۔ لیکن عام طور پر لوگ آپکو سید ابن طاوس کہتے ہیں۔ علمائے اسلام میں یہ وہ عالی منزلت بزرگ ہیں کہ جناب محقق طوسی وعلامہ حلی علیہ الرحمہ کے ایسے جلیل القدر علما آپکو عمدۃ المحدثین واورع الناس کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔

نسب آپ نسباً سید حسنی الحسینی ہیں اور گیارہویں پشت میں اجداد کا سلسلہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے یہ سلسلہ حسب ذیل ہے۔ سید علی بن سعد الدین ابی ابراہیم موسی بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن محمد الملقب بطاوس بن اسحاق بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن المثنےٰ بن حسن المجتبےٰ بن علی ابن ابیطالب علیہ السلام۔ آپکے دادا محمد کو وجاہت باطنی کے ساتھ خلاق عالم نے حسن ظاہری بھی عطا کیا تھا اور اسی بنا پر لوگ آپکو طاؤس کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حسن سیرت وحسن صورت ترکہ میں جناب سید موصوف تک پہونچی اور دادا کے لقب پر پوتے کا لقب بھی طاوس ہوگیا۔ اور

لقب کو اسم گرامی سے زیادہ حسن قبول حاصل ہوا۔

عمل ام داود

آپ ہی کے اجداد میں جناب داؤد بھی ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو ہمارے چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے برادر رضاعی ہیں۔ عباسی دور کے چنگیز منصور دوانیقی نے سید داؤد کو سید ہونیکے جرم پر قید کر دیا تھا۔ اپکی والدہ ماجدہ اپنے فرزند کے فراق میں سخت بیتاب تھیں۔ صادق ال محمدؑ نے اپنی مادر رضاعی کی آہ و زاری پر انھیں ایک عمل تعلیم کیا تھا۔ والدہ داؤد ناقل ہیں کہ دوران عمل میں میں اپنے سجادے سے اُٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ مجھ پر غنودگی کے آثار طاری ہوئے اور کسی نے داؤد کے بند جانے رہا ہونیکا مژدہ خیر کانوں میں پہونچایا۔ داؤد جب رہا ہو کر گھر آئے تو معلوم ہوا کہ رہائی کا وہی وقت تھا جب عمل تمام ہوا۔ اسیوجہ سے یہ عمل عمل ام داؤد کے نام سے موسوم ہے اور کتب اعمال میں اس عمل کا طریقہ درج ہے اہل حق اپنے مطالب دینی و دنیوی کے بر آنے کیلئے اس مجرب عمل پر ہمیشہ عامل ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو زاد المعاد بمقام کتب خانہ رفاہ المومنین مسجد چوک فیض آباد)

حسنی الحسینی

جناب حسن مثنیٰ کی شادی جناب فاطمہ بنت الحسینؑ سے ہوئی تھی۔ یہی وہ بزرگ ہیں جو معرکہ کربلا میں اپنے عم نامدار کے ساتھ تھے جناب فاطمہ کے عقد کیوجہ سے اس سلسلہ کے لوگ حسنی الحسینی کہلاتے ہیں۔

سید عبید الدین، سید عضد الدین۔ اور سید علی جناب
خواجہ طوسی علیہ الرحمہ کی سفارش سے ہلاکو خان نے پہلے
آپ کے بڑے بھائی کو حلہ کوفہ اور مشاہد مقدسہ کا والی
مقرر کیا اور نقیب کا خطاب دیا۔ سلسلہ بسلسلہ یہ
عہدہ نقابت سید موصوف تک پہونچا اور آپ نقیب النقبا
کے لقب سے مشہور ہوئے۔ تین سال سے زاید آپنے اس
عہدہ کے فرائض عدل وانصاف کے ساتھ انجام دیے۔
آپ کے دور حکومت مین رعیت امن وامان کی زندگی
بسر کرتی تھی اور بصرہ کا بچہ بچہ آپکی پاک نفسی اور معدلت
شعاری کا دم بھرتا تھا یہ عہدہ موجودہ زمانہ مین چیف جسٹس
یا گورنر کے عہدہ کا ہمپایہ تھا۔

جناب علامہ کی حیات کا ابتدائی زمانہ دور ظلم وستم کا دم پسین
تھا محبت اہلبیت کی سزا دار ورسن قرار دیگئی تھی لیکن اب
ستم انگیز ہاتھوں کی قوت گھٹ چلی تھی۔ بارگاہ خلافت پر عیش
وعشرت کی گھٹائین جھوم جھوم کر برس چکی تھین اور دجلہ
مین سادات کی خونریزی کا مد جزر سے بدل رہا تھا۔ جبر و
استبداد کا آتشین دور تا شراب ناب کے دور مین مست
نازک اندام حسینون کے دلخوش نغمون سے داد خلافت حاصل
کر چکا تھا قدرت کی نیرنگی دیکھیے۔ ترکستان سے انتقام کی
آندھی اٹھی اور اوسنے بڑھکر عراق عرب کی فضا کو گھیر لیا۔